REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ ۱۵ شعبان ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۸/۱۳ ۔ ۲۴ تبلیغ ۱۳۳۸ ہش ۔ ۲۴ فروری ۱۹۵۹ء ۔ نمبر ۴۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

بخیر و عافیت بشیر آباد پہونچ گئے

بشیر آباد سٹیٹ ۲۲ فروری ۔ بشیر آباد اسٹیٹ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور قافلے کے دیگر اصحاب بخیر و عافیت بشیر آباد پہونچ گئے ہیں الحمد للہ حضور ۲۰ فروری کو لاہور ہوتے ہوئے سفر سندھ پر تشریف لے گئے تھے اس عرصہ کے لئے حضور نے ربوہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ٹانگ میں درد کی شکایت کے باعث کافی دنوں سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین

— ربوہ ۲۳ فروری ۔ محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی طبیعت کئی دنوں سے بخار اور کچھ معدہ کی خرابی کی وجہ سے علیل رہی ہے اب نسبتاً آرام ہے۔ احباب کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

"ہم روسیوں کی دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہیں" ایرانی وزیر اعظم کا اعلان

"سرزمین ایران کی خون کے آخری قطرہ تک حفاظت کی جائے گی"

تہران ۲۳ فروری ۔ وزیر اعظم ایران ڈاکٹر منوچہر اقبال نے کل ایک خبر رساں ایجنسی کے نمائندے کو بیان دیتے ہوئے کہا ہم روسیوں کی دھمکیوں سے ہرگز مرعوب نہیں ہیں ۔ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں ۔ کہ وہ دھمکیاں دیکر ہمیں صحیح راہ اختیار کرنے سے باز رکھ سکتے ہیں ۔ تو یہ ان کی سخت غلطی ہے اس سے قبل ڈاکٹر منوچہر اقبال نے پارلیمنٹ کے ایوان زیریں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم خون کے آخری قطرہ تک اپنے ملک کی پوری حفاظت کریں گے۔ انہوں نے ایرانی عوام سے باہم متحد ہو کر کام کرنے اور حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنے کی پُر زور اپیل کی جب وہ یہ اپیل کر رہے تھے۔ تو ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ اس سے قبل روسی سفیر مقیم تہران مسٹر نکولائی پیغوف نے ایرانی وزیر خارجہ ڈاکٹر علی اصغر حکمت سے ملاقات کی تھی۔ اگرچہ وزارت خارجہ کے ترجمان نے اس ملاقات کے بارے میں کسی قسم کا تبصرہ کرنے سے انکار کیا۔ تاہم ایک خبر رساں ایجنسی نے باخبر حلقوں کے حوالہ سے اطلاع دی ہے۔ کہ روسی سفیر نے اس ملاقات میں جناب علی اصغر حکمت کو بتایا کہ اگر ایران نے امریکہ کے ساتھ معاہدے پر دستخط کئے۔ تو روس ایران کو اپنا حقیقی دشمن سمجھنے پر مجبور ہو جائے گا۔ روسی سفیر نے یہ بھی واضح کیا۔ کہ ایران کو روس کے ساتھ معاہدے کی پیشکش ٹھکرانے کے نتائج بھگتنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے ۔ باخبر حلقوں نے یہ بھی بتایا تھا کہ روس نے ایران کے بعض علاقوں پر بالجبر قبضہ کرنے کی دھمکی بھی دی ہے۔ لیکن روسی سفیر نے ملاقات کے بعد اس امر کی تردید کر دی کہ ایسی کوئی دھمکی دی گئی ہے۔

امریکہ کیساتھ باہمی دفاع کے نئے سمجھوتہ پر اس ہفتہ دستخط ہونگی توقع

ایرانی دفتر خارجہ کے باخبر ذریعوں کا اظہار خیال

تہران ۲۳ فروری ۔ ایرانی دفتر خارجہ کے باخبر حلقوں نے رائے ظاہر کی ہے کہ ایران ۔ ترکی اور پاکستان کے امریکہ کے ساتھ باہمی دفاع کے نئے سمجھوتوں پر اس ہفتہ دستخط ہو جائیں گے۔ اس خیال کا اظہار کل ایرانی وزیر خارجہ کے ساتھ پاکستان اور ترکی کے سفیروں کی ملاقات کے بعد کیا گیا۔ یہ تینوں ملک معاہدہ بغداد کے رکن ہیں۔ یہ معاہدے ایک ہی نوعیت کے ہونگے ان معاہدوں کے ذریعہ امریکہ کی طرف سے معاہدہ بغداد کے تینوں ساتھیوں کو یقین دلایا جائے گا۔ کہ کمیونسٹوں کے حملوں یا تخریبی واقعات کی صورت میں امریکہ کی طرف سے ان کی پوری امداد کی جائے گی اطلاع ملی ہے کہ پاکستان ترکی اور ایران کی طرف سے مطالبہ کیا گیا تھا ۔ کہ غیر کمیونسٹ ممالک کے حملوں کی صورت میں بھی امریکہ کی طرف سے انہیں مدد ملنی چاہیئے لیکن امریکہ اس سے متفق نہیں ہوا۔

برطانیہ اور مصر کا مالی معاہدہ

لندن ۲۳ فروری ۔ موصولہ اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ عالمی بنک کے صدر مسٹر یوجین بلیک واشنگٹن سے ایک آدھ دن میں قاہرہ پہنچنے والے ہیں ۔ تاکہ برطانیہ اور مصر کے مالی سمجھوتے پر دستخط کرانے کا ۲۲ انتظام کر سکیں۔ وزارت خزانہ برطانیہ کے اقتصادی ماہر مسٹر فریڈرک ایرول ان کا مار آنے پر قاہرہ جائیں گے۔

تعلیم الاسلام کالج یونین کے مقرر کی کامیابی

یہ خبر خوشی سے سنی جائے گی کہ مورخہ ۱۹ فروری کو گورنمنٹ کالج سرگودہا کے آل پاکستان اردو مباحثہ میں تعلیم الاسلام کالج یونین کے مقرر عبد السمیع صاحب نے موضوع زیر بحث "جمہوری نظام ہمارے قومی مزاج کے منافی ہے" کے حق میں تقریر کر کے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

پیشتر ازیں ہماری یونین کے مقررین بہاولپور کے ایس۔ ای کالج سے انگریزی کی ٹرافی جیت کر لا چکے ہیں۔

(صدر کالج یونین)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نمونہ

نیکیوں میں مسابقت کی روح ہی وہ بیش قیمت متاع ہے جس کا بدلہ اللہ تعالیٰ نے اپنا قُرب ۔ اور انعامات الٰہیہ مقرر فرمایا ہے۔ ابن ابی قحافہ کا صدیق اکبرؓ ۔ اور امیر المومنینؓ جیسے ارفع و اعلیٰ مراتب کو پا لینا ۔ اسی جذبہ کا عملی ثبوت ہے۔ "وقف جدید" کے سال دوم میں حصہ لیکر السابقون میں شامل ہو جائیے۔

بخورشید اے جوانان تا بدیں قوت شوو پیدا

(انچارج دفتر وقف جدید)

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ فروری

"اسلامی کلچر"

ایک معاصر "اسلام کی "کلچرل" تحریک" کے زیر عنوان لکھتا ہے:۔

"ایشیا کی نو آزاد قومیں اپنی آزادی کا استعمال عجیب و غریب طریقے سے کر رہی ہیں۔ آزادی کے بعد جہاں ایشیائی ملکوں میں اصلاحی اور تعمیری کاموں کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ وہیں آرٹ اور کلچر کے نام سے ایسے فنون کی سرپرستی بھی کی جا رہی ہے۔ جو اپنے آخری نتائج کے اعتبار سے اصلاح اور تعمیر کی عین ضد ہیں۔ ان فنون میں رقص و موسیقی اور ڈرامہ اور ناٹک کو اہمیت حاصل ہے۔ کہیں پر لوک ناچوں Folk dances کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ اور کہیں کلاسیکل موسیقی، اور رقص کی مختلف قسموں پر زور دیا جا رہا ہے۔ اور اعضا اور آواز کی موسیقی کو ایک فن سمجھ لیا گیا ہے۔ اور انسان کا اپنے اصل کردار کو بدلکر ڈراما یا تھیٹر کی کہانی کے ذہنی کرداروں کے مطابق بنانا ایک ہنر مان لیا گیا ہے۔ اور اس فن و ہنر کی ترقی کو ملک و قوم کی ترقی کا جزو سمجھا جاتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ عام طور پر ان تمام سرگرمیوں کو "کلچرل" یا تہذیبی سرگرمیاں کہا جاتا ہے۔ اس صورت حال کی پیدائش کے تین مختلف اسباب ہو سکتے ہیں"

یہ نو آزاد مسلمان اقوام "یورپ" کی تقلید میں ایسا کر رہی ہیں۔ یورپ نے "کلچر" انہی چیزوں کا نام رکھا ہوا ہے۔ دراصل جب سے یورپ میں مادہ پرستی کے رجحانات ترقی پذیر ہوئے ہیں۔ اسی وقت سے مختلف اقوام کی موسیقی۔ رقص وغیرہ فنون لطیفہ کو بھی ساتھ ساتھ ترقی دینے کی خواہش پیدا ہوئی ہے۔ اور اس کو بھی ایک سائنس کا درجہ دے دیا گیا ہے اور اس کا نام کسی قوم کی کلچر یا ثقافت رکھ دیا گیا ہے۔

بے شک مسلمان اقوام میں بھی قومی مخصوص فنون لطیفہ چلے آتے ہیں۔ لیکن ان کو اسلام یا اسلامی تہذیب سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ کسی مسلمان قوم کے یہ خصائص قدیم یادگار کے طور پر باقی رہ گئے ہوں تو اور بات ہے ورنہ اسلام کی رو سے ایسی باتوں میں انہماک لغویات میں شامل ہے۔ اسلامی کلچرل یا ثقافت کی بنیاد تقوےٰ پر ہے۔ اور ظاہر ہے کہ تقوےٰ ایسی فضول باتوں کا مقتضی نہیں ہو سکتا۔

یہ درست ہے کہ بعض مسلمان بادشاہوں کے عہد میں موسیقی وغیرہ نے ایک خاص انداز سے ترقی کی ہے۔ لیکن محض اس وجہ سے کہ مسلمان بادشاہ، یا درویش اس کو پسند کرتے رہے ہیں۔ یہ چیزیں اس وجہ سے اسلامی ثقافت کا جزو نہیں بن سکتیں۔ بلکہ ان کو اسلامی کلچر سے انحراف سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ سب اعمال حقیقی تقوےٰ کے منافی ہیں۔

اسلامی کلچر کی بنیاد پنج ہائے اسلام پر ہے یعنی کلمہ شہادت۔ نماز۔ روزہ۔ حج اور زکوٰۃ۔ جس معاشرہ میں یہ چیزیں قائم ہوں وہی اسلامی کلچر کا حامل سمجھا جائے گا۔ جو نو آزاد مسلمان اقوام یورپ کی تقلید میں قومی موسیقی اور رقص وغیرہ کو اسلامی کلچر کا نام دے کر ان کو دوسری اقوام کے سامنے پیش کر رہی ہیں، وہ اسلامی کلچر کے ساتھ ظلم کر رہی ہیں۔ اگر وہ اسے نہیں چھوڑ سکتیں۔ تو کم از کم انہیں چاہیئے کہ ان لغویات کے ساتھ اسلام کا نام نہ لیں۔ اور انہیں جغرافیائی اور نسلی کلچر کے طور پر پیش کریں۔ اگرچہ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ایک مسلمان کس طرح ان لغویات میں مصروف ہو سکتا ہے۔ اسلامی کلچر کی بنیادیں تو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کے شروع ہی میں بیان کر دی ہیں۔

ذالک الکتاب لاریب
فیہ ھدًی للمتقین
الذین یؤمنون بالغیب
ویقیمون الصلوٰۃ ومما
رزقنٰھم ینفقون۔

کسی مسلمان قوم کا کلچر جس کی عمارت ان بنیادوں پر نہیں اٹھائی گئی۔ قطعاً اسلامی کلچر کہلانے کی مستحق نہیں ہے۔ بلکہ اس کا نام شیطانی کلچر رکھنا چاہیئے۔

اعلان و بارہ انتخابات عہدیداران

جماعت ہائے احمدیہ

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی موجودہ سہ سالہ تقرری کی میعاد ۳۰-۴-۵۹ کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں کے لئے عہدیداران کا انتخاب جلد از جلد کرایا جانا مطلوب ہے۔ جس کے لئے ۳۱-۳-۵۹ تک کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس تاریخ تک تمام عہدہ داران کے انتخاب ہو کر مرکز (یعنی نظارت علیا) میں پہنچ جانے چاہئیں۔ تاکہ ضروری کارروائی کے بعد منظوری دی جا سکے۔ اس ضمن میں انتخاب کے قواعد اخبار میں شائع کئے جا رہے ہیں انہیں مدنظر رکھ کر انتخابات کئے جائیں۔ تاہم اگر کسی جماعت کو ان قواعد کی ضرورت ہو تو وہ اطلاع دے کر دفتر ہذا سے منگوا سکتی ہے۔

بعض جماعتیں یہ لکھ دیتی ہیں کہ ہماری جماعت کے سابقہ عہدہ داران ہی رہنے دیئے جائیں۔ یہ طریق درست نہیں۔ تمام عہدہ داران کے از سر نو انتخاب ہونے چاہئیں۔ جن عہدہ داروں کی منظوری حال ہی میں دی گئی ہے۔ ان عہدہ داران کا انتخاب سہ سالہ بھی نیا ہونا ضروری ہے۔ انتخابات کی رپورٹیں نظارت علیا میں آنی چاہئیں۔ بعض جماعتیں یہ رپورٹیں دوسری نظارتوں یا دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں بھجوا دیتی ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح انتخابات کے کاغذات بروقت پر کارروائی نہیں ہو سکتی۔ اور منظوری دینے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ اس لئے انتخابات کی رپورٹیں نظارت علیا میں بھیجی جائیں۔ ایسے احباب جو موصی ہوں۔ اور کسی عہدہ کے لئے منتخب ہوئے ہوں۔ ان کے نام کے ساتھ لفظ موصی اور ان کا وصیت نمبر ضرور درج کیا جائے۔ تاکہ ان کے بقایا وصیت کے متعلق تحقیق کرنے میں دقت نہ ہو۔ اور فیصلہ میں تاخیر نہ ہو۔

تمام امراء ضلع اس امر کی نگرانی کا انتظام کریں کہ کوئی جماعت ایسی نہ رہ جائے جس کا انتخاب ہو کر دفتر ہذا میں نہ پہنچ جائے۔ نیز یہ کہ انتخابات قواعد کے مطابق کئے جا رہے ہیں۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں جماعت احمدیہ کا نواں کامیاب سالانہ جلسہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا ایمان افروز پیغام

آٹھ نئی مساجد بنانے کا عزم

۱۹- افراد کا قبولِ اسلام

(قسط نمبر ۳)

(از مکرم ملک غلام نبی صاحب شاہد مبلغ سیرالیون بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

تیسری تقریر مکرم مولوی محمد صادق صاحب فاضل نے کی اور آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ خدا تعالیٰ نے تجارت کرنی مسلمانوں کے لئے جائز اور اچھی قرار دی ہے بشرطیکہ صحیح اصولوں پر کی جائے۔ اس ملک میں میں نے دیکھا ہے اکثر لوگ سُود پر کاروبار کرتے ہیں جس کو خدا تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے کیونکہ سُود کا اثر امراء پر نہیں ہوتا غرباء پر پڑتا ہے۔ کیونکہ قرض اور ضروریات کو پورا کرنے کے لئے غرباء ہی سُود پر روپیہ لیتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کادا لفقران یکون کفراً۔ جب ایک غریب مسلمان کے گھر میں کھانے کے لئے نہیں تو ضروری ہے کہ امراء کے پاس جائے اور اس طرح مقروض ہو جائے۔ ایک آدمی کا سارا کام سُود پر مبنی ہے۔ اس کے پاس روپیہ نہیں۔ وہ ہر سال پندرہ بیس ٹوکرے چاول دیتا ہے اور دوسرے تیسرے سال ہزاروں ٹوکرے وصول کرتا ہے۔ وہ لوگوں کو مجبور کرتا ہے کہ وہ سُود ادا کریں۔

اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بیع جائز ہے لیکن سُود حرام ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں انصر اخاك ظالماً او مظلوماً۔ ایک صحابی نے دریافت کیا کہ مظلوم کی کس طرح اور ظالم کی کس طرح؟ حضورؐ نے فرمایا۔ سود کو بند کرو اور غریبوں کو سود پر روپیہ وغیرہ نہ دو۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے سود کو بالکل بند کیا ہے۔ ایسے جوا بھی منع ہے۔

۱۴ر دسمبر کا اجلاس

تیسرے روز کا پہلا اجلاس زیر صدارت الحاج مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری صبح نو بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم امیر صاحب نے جلسہ کا آغاز کرتے ہوئے بتایا کہ آج تیسرا روز ہے۔ اس لئے آج بہت ضروری معاملات پر بحث ہوگی۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ پوری توجہ سے اس اجلاس کی کارروائی سُنیں اور پھر اپنی اپنی رائے دیں۔

مولوی مبارک احمد صاحب ساقی کی تقریر

مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی نے تحریک جدید کی اہمیت پر ایک مدلل تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ آپ اس کو سمجھتے ہونگے مگر بعض جو نئے ہیں ان کے لئے میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لانے کے لئے ۱۹۳۴ء میں یہ تحریک شروع کی اور آپ نے جاں نثاران اسلام کو بلایا کہ آپ لوگ اس میں شامل ہوں اور قربانیاں کریں۔ اس وقت خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے گھروں میں ایک سے زیادہ کھانا پکانے سے منع کر دیا۔ تاکہ بچت کرکے سلسلہ کی اشاعت کے لئے چندہ دیا جائے۔

اس طرح یہ سکیم کامیاب ہوئی اور چند سال کے اندر دُنیا میں بہت سے مشن کھول دیئے گئے۔ چنانچہ سیرالیون مشن بھی اسی سکیم کے ماتحت ۱۹۳۷ء میں کھولا گیا تھا۔

اسی طرح جماعت کے پروگرام میں شامل ہے کہ یورپین ممالک میں زیادہ سے زیادہ مسجدیں بنائی جائیں۔ اور یورپ میں مسجد کا بنانا سہل نہیں ہے۔ اور مسجد کا ہونا انگریزی ممالک میں ایک عجیب کشش کا باعث ہے۔ یورپین لوگ بہت کم اسلام کے متعلق واقفیت رکھتے ہیں۔

یہ تمام چیزیں اخراجات کی متقاضی ہیں۔ اور تمام دنیا میں جو مشن کھولے گئے ہیں وہ تمام پاکستان کی جماعت کی قربانی سے بنے ہیں۔ پاکستان میں لوگ اسقدر مخلص ہیں کہ بعض دفعہ چندہ دیتے ہوئے اپنے کھانے کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔

اس لئے آپ لوگ تحریک جدید میں جس نے تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کا بیڑا اٹھایا ہے حصہ لیں۔ کیونکہ آپ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیروکار اور آپ کے غلاموں میں شامل ہیں۔ تا آپ کے چندہ کے ذریعہ دوسرے ملکوں میں مشن کھولے جائیں۔

کل آپ نے محترم امیر صاحب سے تقریر میں سُنا تھا۔ کہ احمدیت کی برکت سے آپ نے یہاں اس قدر مال پایا ہے کہ کوئی شمار نہیں اس لئے خدا تعالےٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ویسٹ افریقن مشن کے ذمے ایک نیا مشن کھولنے کا ذمہ لگایا ہے۔ اور اس میں بھی ہمیں حصہ لینا ہے۔

ان حالات میں جبکہ مشکلات ہیں بیرونی ممالک کو اور زیادہ قربانی کی ضرورت ہے۔ اب میں آپ کو اپنے آقا حضرت

وصیّت کی اہمیّت

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایّدہ اللہ بنصرہ العزیز

(مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

"پس تم جلد سے جلد وصیّتیں کرو۔ تاکہ جلد سے جلد نظامِ نَو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور اسلام کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اس کے ساتھ ہی میں ان دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیّت کرنیکی توفیق حاصل ہوئی۔ اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اسمیں حصہ لیکر دینی اور دُنیوی برکات سے مالا مال ہو سکیں اور دُنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ اسے یہ تسلیم کرنا پڑے۔ کہ قادیان کی وہ بستی جسے کوردہ کہا جاتا تھا۔ جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا۔ اس میں وہ نُور نکلا جس نے دُنیا کی ساری تاریکیوں کو دُور کر دیا۔ اور جس نے ہر امیر و غریب اور ہر چھوٹے بڑے کو محبت اور پیار اور اُلفت باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرمائی۔"

(نظامِ نَو صفحہ ۱۱۲)

امیر المومنین کی ایک مثال دیتا ہوں ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے اپنے کپڑے بھی فروخت کرنے پڑیں تو میں یہ پسند نہیں کرونگا کہ کوئی مشن بند ہو جائے اس لئے آپ لوگ خدا تعالےٰ کے فضل سے خاص طور پر تحریک جدید کے ذریعہ پھل پا چکے ہیں پس دوسروں کو بھی یہ پھل کھلائیں۔

امیر صاحب محترم نے مزید تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اس دفعہ احباب جماعت کے بعض خاص حالات کی وجہ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس میں پہلے سے خاص مقدار میں زیادہ حصہ لیں۔ اس کے بعد احباب جماعت نے ۔ پونڈ نقد چندہ پیش کیا اور ۲۰ پونڈ کے قریب وعدے لکھوائے فالحمد للہ علیٰ ذلک تمام احباب کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں جاکر تحریک کریں۔

اس کے بعد اجلاس کی کاروائی ظہر اور عصر کی نماز و کھانا ملتوی کر دیا گیا

دوسرا اجلاس ۲۸ دسمبر

دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم الحاج مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری تین بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد آنریبل چیف ناصر الدین گامانگا نے منیڈ زبان میں تقریر کی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے

چونکہ میں بعض اہم کاموں کی وجہ سے مشغول تھا اس لئے پہلے اور دوسرے دن کے اجلاسوں میں شریک نہیں ہو سکا اور معذرت خواہ ہوں آپ نے تمام جماعتہائے سیرالیون کی طرف سے مکرم الحاج مولوی محمد صدیق صاحب اور مکرم الحاج قاسم کمانڈا اور مکرم الحاج علی روجرز کے فریضہ حج کی ادائیگی پر مبارکباد پیش کی پھر احباب کو توجہ دلائی کہ اب ہم کو ہر وقت اور ہر دم اسلام کی ترقی کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی اور زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنی چاہئیے تا ہم جگہ جگہ سکول بلکہ کالج بھی کھول سکیں اور تبلیغی اور تعلیمی کام کو وسیع تر کر سکیں اور ایسے ہی ہسپتال کھولے جائیں۔

اس کے بعد جناب چیف ناصر الدین گامانگا صاحب نے احمدی عورتوں کے خاص اجلاس میں تقریر کی اور احمدی بہنوں کو سب سے ان کی تنظیم اور ترقی پر مبارکباد دی تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی اور عورتوں کے بارے میں اسلامی تعلیم کا خلاصہ پیش کر کے عورتوں کو ان پر عمل کرنے اور سچی مسلمان بننے کی تلقین کی اور اہلیہ صاحبہ مولوی محمد صدیق صاحب اور اہلیہ صاحبہ محترم ساقی صاحب سے مشن کے کاموں اور لجنہ کی تنظیم کے سلسلہ میں پورا پورا تعاون کرتے رہنے کی تلقین کی نیز لجنہ اماء اللہ کو بطور امداد انہوں نے پانچ پونڈ بھی پیش کئے آپ کی تقریر کے بعد اہلیہ صاحبہ مولوی محمد صدیق صاحب اور اہلیہ صاحبہ ساقی صاحب نے تمام بہنوں کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کیا اور ان کے لئے دعا کی آخر میں مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری نے تقریر کی اور مندرجہ ذیل باتیں پیش کیں اور جماعت کو ان پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

(۱) لوکل افریقن مبلغین کی قلت کی وجہ سے بعض خاص خاص اور امید افزا علاقوں میں تبلیغ نہیں ہو رہی اس لئے احباب اپنے آپکو بطور لوکل مبلغ کام کرنے کے لئے پیش کریں چنانچہ آپ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے مسٹر موسیٰ مستوا اور الفا حمم فوڈے صاحب نے اپنے اپنے نام پیش کئے کہ وہ جنوری ۱۹۵۹ء سے باقاعدہ لوکل مبلغ کے طور پر کام کرنے کے لئے تیار ہیں

(۲) احباب جماعت سال میں ایک ایک ماہ تبلیغ کے لئے وقف کریں چنانچہ بہت سے دوستوں نے اپنے نام اس سلسلہ میں پیش کئے۔

(۳) سالانہ جلسہ آئندہ سے جنوری میں ہوا کرے تاکہ بارش وغیرہ کے خطرہ سے محفوظ رہے نیز احباب جماعت فصلوں کی کٹائی سے فارغ ہو کر زیادہ سے زیادہ شرکت کرینگے۔

(۴) اخبار افریقن کریسنٹ کو زیادہ سے زیادہ خریدا جائے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ کم از کم چھ کاپیاں خریدے اور دوسروں میں تقسیم کر کے اس کار خیر میں حصہ لے یہ تبلیغ کا ایک ذریعہ ہے۔ مگر ساتھ ہی آپ یہ بھی یاد رکھیں کہ یہ پرچے اپنے پاس نہ رکھ چھوڑیں بلکہ وقت پر تقسیم کریں تاکہ شائع کرنے اور بھیجنے کا فائدہ ہو۔

اس کے بعد آپ نے آب زمزم کا ایک ڈبہ جماعت کو پیش کر کے بتایا کہ یہ آپ کے لئے لایا ہوں۔ آپ نے یہ ڈبہ مکرم الحاجی علی روجرز صاحب کو دیا کہ وہ سوڈا اور چائے میں ملا کر شام کو احباب کو پیش کریں۔ چنانچہ اس کے بعد سوڈا واٹر چائے وغیرہ سے تمام مہمانوں کی تواضع کی گئی۔

۵۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل جماعتوں میں ۱۹۵۹ء میں نئی مساجد بنانے کا پروگرام بنایا گیا۔ بولجے بو۔ باوڈ۔ نانو کو بو ہول۔ ٹومبوما۔ بمباڈں مانو تیاما۔ بونگو ٹونگیا اور مدینہ ۱۹۵۹ء میں انشاء اللہ العزیز بنائی جائینگی ان میں چار مساجد کے لئے تمام سامان مکمل تیار ہے۔

۶۔ جلسہ کے مبارک ایام میں ۱۲۹ افراد نے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کی خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے نئے داخل ہونے والے بھائی اور بہنوں کو استقامت عطا کرے اور اسلام اور احمدیت کا سچا خادم بنائے۔ آمین

مجالس انصار اللہ کے عہدیداروں کا نیا انتخاب

دستور اساسی کے مطابق آئندہ تین سال کے لئے مجالس انصار اللہ کے عہدیداروں کا انتخاب اس سال کے شروع میں ہونا ضروری ہے۔ اس لئے زعمائے اعلیٰ۔ اور ناظمین اضلاع کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ حسب قواعد امیر/صدر صاحب مقامی یا ان کے نمائندہ کی زیر نگرانی ان عہدوں کے لئے جلد دوبارہ انتخاب کروا کے منظوری کے لئے نام امیر/صدر صاحب مقامی کی رپورٹ کے ساتھ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی خدمت میں بھجوا دیں۔

جو مجالس یکم جنوری ۱۹۵۹ء کے بعد قائم ہوئی ہیں انکے عہدیداروں کے دوبارہ انتخاب کی اس وقت ضرورت نہیں۔

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

دستور اساسی انصار اللہ میں ترمیم اور اضافے

تمام اراکین انصار اللہ کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب فیصلہ شوریٰ ۱۹۵۸ء دستور اساسی انصار اللہ میں مندرجہ ذیل دو اضافے اور ایک ترمیم کی گئی ہے

(۱) ناظم ضلع۔ زعیم اعلیٰ مقام اور زعیم حلقہ کے ساتھ علی الترتیب نائب ناظم ضلع۔ نائب زعیم اعلیٰ اور نائب زعیم حلقہ کا عہدہ بھی ہوگا جس پر کام کرنے والے اراکین کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ چالیس اور پچاس سال کے درمیان عمر کے ہوں۔

(۲) صدر مجلس کو اختیار ہوگا کہ وہ کسی عہدہ دار کو معطل یا معزول کر دے۔ نیز صدر مجلس کو اختیار ہوگا کہ اس کی جگہ کسی عہدہ دار کو نامزد کر دے۔

۳۔ بحوالہ دستور اساسی انصار اللہ صفحہ ۱۰ شق ۳۸

اجلاس بجائے ہر ہفتہ کے پندرہ روزہ ہونا چاہیئے۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

اعلان

جو طالبات جماعت اوّل کے علاوہ کسی اور جماعت میں داخلہ لینا چاہتی ہوں وہ نصرت گرلز ہائی سکول کے سالانہ امتحان میں شامل ہو جائیں۔ تاکہ اس امتحان کے نتیجہ پر وہ جس جماعت کے قابل ہوں۔ اس کے داخلہ کی اجازت بروقت انسپکٹرس صاحبہ سے لی جا سکے۔ دوران سال میں سکول کے عملہ کو اس خدمت سے معذور سمجھیں۔ مقامی احباب اسے خاص طور پر نوٹ فرما لیں۔ سال کے دوران میں داخلہ کی اجازت نہیں مل سکیگی۔

ہیڈ مسٹرس نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

صرف دو ماہ باقی رہ گئے

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کا مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو رہا ہے حصہ آمد کی جو رقوم ۳۰ اپریل تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں پہنچ جائیگی صرف وہی رقوم سال رواں ۱۹۵۸-۵۹ء میں شمار ہو سکینگی اس لئے موصی احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ ان کے ذمہ جسقدر رقم سال رواں کے بقایوں کی ہے وہ ۲۰ اپریل تک مقامی سیکرٹری صاحبان مال کو ادا کریں تاکہ وہ رقم ۳۰ اپریل تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں پہنچ جائے جن موصی اصحاب نے اپنے گزشتہ سالوں کے بقایوں کو کلی یا جزوی طور پر اس مالی سال کے اندر اندر ادا کرنے وعدے کئے ہوئے ہیں وہ خاص طور پر توجہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مجالس خدام الاحمدیہ ایک قدم اور آگے بڑھیں

رسالہ خالد مجلس خدام الاحمدیہ کا اپنا مخصوص رسالہ ہے اور اس کا ہر خادم اور ہر مجلس میں پہنچنا لازمی اور نہایت ضروری ہے۔ تمام مجالس اور ان کی زعامتیں اپنے اوپر یہ فرض عاید کرلیں کہ وہ اس رسالہ کو اپنی مجلس میں جاری رکھیں گے۔ خود پڑھیں گے اور اپنے حلقہ احباب میں بھی اس کی اشاعت کریں گے۔ امید ہے کہ زعماء کرام اور قائدین حضرات امسال سے اس طرف خاص توجہ فرماویں گے۔ اور اپنے لائحہ عمل کا ایک اہم حصہ قرار دیتے ہوئے اس کی اشاعت کے بڑھانے اور اس کو ہر لحاظ سے بہتر اور مفید رسالہ بنانے میں ہمارے ساتھ تعاون فرماویں گے۔ (مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت — میرے بھتیجے عزیزم خدا بخش کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۱۰ فروری کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔ (خاکسار سردار محمد کاتب الفضل ربوہ)

سیّاروں کا سفر

(از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی)

۱۹۵۹ء کا آغاز انسان کی حیرت انگیز سائنسی صنعتی اور فنی ترقی سے ہوا۔ جبکہ روس کا راکٹ عالم بالا کو سال نو کی مبارکباد دینے کے لئے روانہ ہوا

اس وقت یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ اب مارکسزم کے فنی عروج نے اس مملکت کی طرف پیشقدمی شروع کر دی ہے جو پہلے خدا اور اس کے فرشتوں کا وطن کہلاتا تھا۔ مذاہب کے جو پرانے آثار موجود ہیں ان تمام میں آسمان اور سیاروں کی بھی تعریف کی گئی ہے مگر بیسویں صدی کے انسان کی یہ جرأت دیکھئے کہ وہ اب اس حرم میں داخل ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ راکٹ سازی محض ایک سائنسی و فنی کارنامہ ہے۔ اس کا مارکسزم سے کوئی تعلق نہیں۔ مارکس نے راکٹ سازی پر کوئی کتاب نہیں لکھی نہ سائنس دانوں کو اس کا پیغام دیا۔ ان کا پیغام تو طبقاتی جدوجہد اور معاشی مسائل تک محدود ہے۔ مگر مسٹر خروشچیف نے روسی سائنس دانوں کی اس کامیابی پہ مارکسزم کی برتری کا اعلان کر دیا۔ حالانکہ "سیاروں کا سفر" ایک ایسا مسئلہ ہے جس پہ تمام دنیا کے سائنس دان نہایت توجہ و سنجیدگی سے غور کر رہے تھے۔ دوسری جنگ عظیم سے پہلے کوئی قوم اس میدان میں جرمنی کی ہمسر نہیں تھی۔ مگر جب روس نے جرمنی کے سائنس دانوں اور ان کی سائنسی دستاویزوں پہ قبضہ کر لیا تو اب اسے سائنس کے میدان میں تیز گامی دکھانے کا موقعہ مل گیا۔ اس نے راکٹ سازی کو فوجی پروگرام میں شامل کر کے اس طرف نہایت انہماک سے توجہ دی اور توانائی کا وہ دروازہ دریافت کرنے میں سبقت کی جسے ساری دنیا کے سائنس دان معلوم کرنا چاہتے تھے۔ ظاہر ہے کہ توانائی کے اس راز کا مارکسزم سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر مسٹر خروشچیف کا یہ خیال ہو کہ اس کی اشتراکی حکومت نے سائنسدانوں کو مراعات و سہولت دی لہذا یہ اشتراکیت کی فتح ہوئی تو یہ بھی صحیح طرز فکر نہیں۔ اشتراکیت تو پہلے انسان کے معاشیات کا حل دریافت کرنا چاہتی ہے اور ظاہر ہے کہ ابھی روس کے معاشی مسائل حل نہیں ہوئے۔ روس نے اب یہ مسائل حل کرنے کے لئے "پنج سالہ" کی بجائے "سات سالہ منصوبہ" بنایا ہے۔ اگر روس کی اشتراکی حکومت جو مزدوروں اور کسانوں کے گاڑھے پسینہ کی کمائی پہ قبضہ کر لیا کرتی ہے۔ پہلے ان کے معاشی مسائل حل کر دیتی تو یقیناً یہ اشتراکی اقتصادی تکمیل ہوتی۔ روس کی وہ حکومت جو اپنے مزدوروں اور کسانوں کے لئے جوتوں بجلی اور فرنیچر کا بھی بندوبست نہیں کر سکتی۔ نہ ضروریات زندگی کی گرانی و کمیابی دور کر سکتی ہے۔ اس کا راکٹ سازی کی کامیابی کو مارکسزم کی برتری قرار دینا در اصل مارکسزم کی خلاف ورزی ہے۔ اور اس بات کا ایک ثبوت ہے کہ مارکسسٹ بھی محض فلسفۂ معاشیات سے جی بہلا کر زندہ نہ رہ سکے۔ انہیں بھی عوام سے "حق محنت" کا ایک حصہ چھین کر آخر میزائل اور راکٹ جیسے نقصان دہ آلات کی تیاری میں لگانا پڑا۔ ہم روسی سائنسدانوں کی اس کامیابی کو مارکسزم کی نہیں بلکہ سائنس کی کامیابی قرار دیتے ہیں اور روسی سائنسدانوں کی اس حیرت انگیز و خلاف توقع کامیابی پہ جسے خود انہوں نے ایک خواب کہا ہے دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

جس دن مسٹر خروشچیف نے روسی سائنسدانوں کی اس کامیابی کو مارکسزم کی فتح قرار دیا مجھے یہ محسوس ہوا "یوم موعود" آ گیا۔ انسان اپنی ایجاد خدائی تخلیقات کے مقابلہ میں پیش کرنے لگا اور خدا کی یہ آواز میرے کانوں میں گونجنے لگی

سنفرغ لکم ایها الثقلان

اے روس اور امریکہ ہم تمہارے لئے فارغ ہوتے ہیں۔

اور جس دن یہ خبر آئی کہ روسی راکٹ چاند سے آگے نکل گیا ہے اور سورج کے مدار میں داخل ہونے لگا۔ اور اب یہ سورج کا دسواں سیارہ ہوگا جو انسانی تخلیق ہے اور یہ بھی اور سیاروں کی طرح اپنے مدار پہ گھومے گا۔

تو اسی وقت خدا تعالیٰ کی یہ بات یاد آ گئی کہ

ام خلقوا کخلقه فتشابه الخلق

انسان کی تلون مزاجی و تجدد پسندی تو دیکھئے کہ کسی کی طرف احیاء موتیٰ و دست شفا کا معجزہ منسوب کر کے اسے خدا اور خدا کا بیٹا بنا دیا۔ لیکن آج جب سائنسدانوں نے راکٹ سازی کا معجزہ دکھایا تو انہیں خدا بنایا گیا۔ نہ خدا کا بیٹا۔ بلکہ اسے مارکسزم کی فتح اور دہریت کی جیت سے تعبیر کیا گیا۔ اس لئے اب ہمیں دیکھنا ہے کہ کیا واقعی مارکسزم فتح پا گیا ہے اور دہریت غالب آ گئی۔

یا اس کے پردے میں کوئی نیا کرشمۂ قدرت ظاہر ہونے والا ہے

آج کل جب ہم سائنس کے عجائبات کا مطالعہ کرتے ہیں تو فوراً قرآن پاک کی سورہ رحمٰن سامنے آ جاتی ہے اور ترتیب کے ساتھ اس پہ تدبر و تفکر کو جی چاہنے لگتا ہے۔ یوں تو قرآن کریم میں جابجا سائنسی ترقیوں کی نشاندہی کر کے عصر حاضر کے اہم اہم واقعات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ مگر اس سورۃ میں جس ترتیب سے چند دوروں کا ذکر کیا گیا ہے وہ اس زمانہ کی سب سے مستند تاریخ ہے۔

وہ دور یہ ہیں:

دخانی دور
برقی دور
اٹیمی دور
راکٹ کا دور۔

یورپ نے سب سے پہلے آگ میں توانائی کا ایک راز دریافت کیا۔ اس توانائی کے ذریعہ سمندروں میں بڑے بڑے جہاز چلائے گئے اور خشکی پہ ریل جیسی بھاری سواریاں دوڑائی گئیں۔

اس کے بعد بجلی کا دور آیا اور آگ کی جگہ بجلی کی توانائی نے لے لی۔ اس دریافت کے بعد انسان نے ایک لمبی جست لگائی۔ اور اس توانائی کے طفیل فطرت حسین معاشرت پر لطف اور زندگی خوشگوار ہو گئی

بجلی کے بعد اٹیم کا دور آیا۔ اور اس توانائی کا پہلا مشاہدہ ہیروشیما اور ناگاساکی پر کیا گیا۔ جس کی ہیبت آج بھی دلوں پہ ظاہر ہے اور اب یہی ہیبت دور کرنے کے لئے اٹیمی امن کانفرنسیں ہو رہی ہیں۔

اٹیم کے بعد میزائل اور راکٹ کا دور آیا اور اگرچہ ابھی انسان محض تجرباتی دور سے گذر رہا ہے۔ مگر اس توانائی کی دریافت کے بعد لوگوں نے تعمیر و تخریب کے بڑے بڑے منصوبے باندھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اس کے بعد اور دور بھی آئیں گے اور ان کا انکشاف مستقبل کرے گا۔

ان تمام دوروں کی تفصیل ان کے موجد دوران کی برکات کا مفصل ذکر تو بہت طولانی ہے اور یہ باتیں اب ایسی عام ہو گئی ہیں کہ اہل ذوق تھوڑی سی محنت و کاوش کے بعد ان کی تفصیل معلوم کر سکتے ہیں۔ اس لئے میں اس موضوع پہ روشنی نہیں ڈالتا۔ اس وقت میرے سامنے قرآن پاک اور اس کے بعض متعلقات ہیں

سورہ رحمٰن میں اللہ تعالیٰ نے پہلے تو علم و فکر انسانی کی تدریجی ترقی کا ذکر کیا ہے جو انسان کی کم از کم پانچ ہزاری دور کی لمبی تاریخ کا ایک اختصار ہے۔ اس کے بعد اس دور کا ذکر کیا ہے جس میں داخل ہونے کے بعد انسان نے علم و ہنر کی نئی بنیاد ڈالی اور انسانی ثقافت کی ایک نئی تاریخ مرتب کی اور وہ دخانی دور ہے۔ سورہ رحمٰن کی ان آیات

مرج البحرین یلتقیان سے

ویبقی وجه ربك ذو الجلال

والاکرام تک دخانی دور کا ذکر کیا ہے۔

اس کے بعد خدا نے علم و سائنس اور صنعت و فن کے میدان میں انسان کی تیز رفتار ترقی کا ذکر کیا ہے۔ اور یہ ذکر آیت کریمہ

کل یوم هو فی شان

ہر دن وہ ایک نئی شان سے جلوہ گر ہوتا ہے۔

میں موجود ہے۔ اور قرآنی بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تیز رفتاری ایسی ہوگی کہ آخر انسان زمین و آسمان کی حد سے نکلنے کی کوشش کرنے لگے گا۔ امریکہ نے جب اپنا راکٹ پائنیر اڑایا اور وہ ۷۹ ہزار میل دور بلند ہو کر زمین کی کشش ثقل سے نکل گیا۔ یہ زمین کے کنارے سے نکلنے کی پہلی انسانی کوشش تھی۔ اور سورہ رحمٰن کی اس پیشگوئی کا پہلا ظہور تھا۔ اس کے بعد جب روس نے اس سال نو کے آغاز میں دوسری کوشش کی اور اس کا راکٹ زمین کیا چاند کی حد سے بھی نکل کر سورج کا دسواں سیارہ بن گیا تو اس وقت اس پیشگوئی کا دوسرا ظہور ہوا اللہ تعالیٰ نے سورہ رحمٰن میں دو کفران نعمت کرنے والی قوموں کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ

یامعشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان۔

اے جن وانس (روس و امریکہ) اگر تم زمین و آسمان کی حد سے نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ مگر یاد رکھو کہ تم اذن الٰہی کے بغیر نہ نکل سکو گے۔

سیاروں کی صورت میں خدا کی جو مخلوق ہے اب ان میں انسان نے اپنی یہ نئی تخلیق بھی شامل کر دی ہے۔ اور کہتے ہیں کہ اب یہ سیارہ بھی اور سیاروں کی طرح اپنے مدار پہ گردش کرے گا۔ یہ ۱۵ مہینوں میں اپنی گردش پوری کرے گا یعنی اس سیارے کا سال ۱۵ مہینوں کا ہوگا۔ سورج کے گرد اس کے ایک چکر کی لمبائی یا گولائی ۱۲ کروڑ ۷۴ لاکھ ۵۰ ہزار میل ہوگی۔ اور جس طرح ہر سیارہ سورج سے کروڑوں میل دور ہے اسی طرح یہ سیارہ بھی چاند سے لاکھوں میل دور چلے جانے کے بعد بھی سورج سے ۹ کروڑ ۱۴ لاکھ میل دور رہے گا۔

(باقی)

جائزہ چندہ مجلس خدام الاحمدیہ سہ ماہی اوّل ۱۹۵۸ـ۵۹ء

۱- پشاور ڈویژن

۱- سو فیصدی ادا کرنے والی مجالس :- کوٹلی - آزاد کشمیر
۲- بجٹ سے کم 〃 〃 :- مردان - کیمل پور - میرپور آزاد کشمیر
۳- بغیر بجٹ 〃 〃 :- پشاور - نوشہرہ چھاؤنی - ٹوپی - پچند
۴- نادھند مجالس :- شیخ محمدی - مرمسالپور - ایبٹ آباد - بالاکوٹ - مانسہرہ
داتہ - واہ کینٹ - کسراں - منڈوال -

۲- ڈیرہ اسماعیل خاں ڈویژن

۱- سو فی صدی ادا کرنیوالی مجالس : ×
۲- بجٹ سے کم 〃 〃 :- ×
۳- بغیر بجٹ 〃 〃 :- کوہاٹ - بنوں
۴- نادھند مجالس :- ڈیرہ اسماعیل خاں - پاڑہ چنار - میانوالی - بھکر - لیاقت آباد - داؤد خیل
چک ۳۷ ایم ایل -

۳- راولپنڈی ڈویژن

۱- سو فیصدی ادا کرنیوالی مجالس :- چک ۱۱۷ جنوبی - چک ۱۶۸ شمالی منگلہ
۲- بجٹ سے کم 〃 〃 :- راولپنڈی - مری - جوہر آباد - چک ۱۵۲ شمالی
۳- بغیر بجٹ 〃 〃 :- گکھیڑ - لالے موسیٰ - سرگودہا - خوشاب
۴- نادھند مجالس :- گوجرخان - چنگا بنگیال - جہلم - کھیوڑہ - چک جمال - دولمیال - محمود آباد
ترکی - رتوچھ - کلرکہار - خانپور - گجرات - کھاریاں - رسول - سعد اللہ پور
شیخ پور - گوئیکی - فتح پور - گکرالی - چک سکندر - دیونا ماجرہ - سنگے - مدوکے
چوکناوالی - دھیرکے کلاں - کھوکھر غربی - منڈی بہاء الدین - نورنگ - تھال
دودھرائے - ہیلاں - رجوعہ - پنڈی لالہ - مرالہ - شادیوال خورد - بھٹیاں
بھیرہ - چک ۹۹ شمالی - چک ۳۳ جنوبی - چک ۳۵ جنوبی - چک ۳ جنوبی - تخت ہزارہ
چک ۴۶ جنوبی - چک ۳۸ جنوبی - چک ۱۱ جنوبی - چک ۹ پنیار شمالی - گھوگھیاٹ - میانی
چک ۹ شمالی - رڈوڈھہ - چک ۲۷ جنوبی - کوٹ مومن - مجان رمیدا درک - مجان جویا
ادرحمہ - دودہ - چک ۱۲۳ جنوبی - سمٹوانہ - نصیر پور خورد - بھوکہ - چک ۹۷ شمالی
چک ۹۸ شمالی - چک ۸۷ شمالی - چک ۸ شمالی - چک ۱۸ جنوبی - چک ۳۹ ڈی بی - قائد آباد
چک ایم بی - چک ۲ ٹی ڈی اے - بھابڑہ - شاہ پور صدر - چک ۴۹ جنوبی - بسلانوالی
بیرد - چک ۲۴ شمالی - ٹھٹھہ جویا - چک ۳۴ جنوبی

۴- لاہور ڈویژن

۱- سو فیصدی ادا کرنیوالی مجالس :- گنج - سلیم پور - ٹھرڈہ - گکھڑ - پیر کوٹ ثانی - گرمولا ورکاں - چھور - چک ۱۱۷
۲- بجٹ سے کم 〃 :- لاہور شہر - لاہور چھاؤنی - سیالکوٹ شہر - گوجرانوالہ - ننکانہ صاحب
۳- بغیر بجٹ 〃 :- قصور - چونڈی - ناروال - بھڈال - بھڑتانوالہ - ڈسکی - وزیر آباد
چک چٹھہ - کلیاں -
۴- نادھند مجالس :- ہانڈو - ہڈیارہ - رائے ونڈ - ڈی بی - چک ۴۶ دھپ سڑی - سیالکوٹ چھاؤنی
ڈسکہ - پسرور - پیرو چک - چونڈہ - کوٹ کرم بخش - دانہ زید کا - مانگا چاٹگریاں - گنہیا لیاں
بدوملہی - کلاسوالہ - قلعہ صوبا سنگھ - بہلول پور - چندرکے منگولے - بھکو بھٹی - دیوکے - کنجرور -
جھنڈا اجریاں - ڈنڈ پور کھردلیاں - ڈگری گھمناں - مالوکے بھگت - کوٹ آغا - جھنڈو ساہی
بھاگوال - گھلوٹیاں کلاں - ظفروال - پنڈی بھاگو - موسے والا - گھنوکے ججہ - لالہ کرم سنگھ
عزیز پور - پوڑگری - حاجو بڈھا - دھرگ - بھپ احمد آباد - بھوپال والہ - ڈیریانوالہ -
ساہووال - کھیوہ باجوہ - کنسوالی - چوہڑ منڈہ - ہندی پور - ترسکہ سائیاں - مجانوالی
سندھواں - کوٹ گھمن - عہدی پور - بھوڈی ملیاں - سمبڑیال - ملوکے - فانانوالی - سیانوالی -
تلونڈی بھنڈراں - سیانہ پنڈ - قیام پور - کرتاک والے - پوبک والی - جھنوالی - مالوکے تنتلے
لوہاں - گنگرا - اشمول - دگانوالی - جاکے - ڈھنڈسے - منڈیکی بیریاں - کھرپا - گوٹھ مرزا

بھاگو بھٹی - کوٹ کوڑا - اورا - بیلے - کھنانوالی - رائے پور - ترگڑی - مومن کے - حافظ آباد -
تلونڈی راہوالی - ککاکولو - مدرسہ چٹھہ - پیرکوٹ اوّل - مگٹ اونچے - رسہاوا - فیروز والہ -
تلونڈی کھجوروالی - پریم کوٹ - بھاکا بھٹیاں - خوجیاں والہ - اکال گڑھ - قیام پور - پھلوکے -
بھڑی شاہ رحمان - شیخوپورہ - چک ۱۸ بہوڑو - سانگلہ ہل - چوہڑ کانہ - پنڈی چری -
بھینی شرقپور - سیدوالہ - چک ۳۳ دھاروالی - کرتو - چک ۶۹ گرمولا - چاند پور - چک ۷۹
نواں کوٹ - بھینی آنا - نانوڈوگر - چک ۵ رتی - چک ۵۲/۳ آنبہ - کنجر - کوٹلی چہور - سرانوالی
بھلیر - نوٹینکی - دولووالی - ملیانوالہ - بنج ہتھ - منڈیالہ وڑائچ - پنڈی بھٹیاں - کوٹ
سوندھا -

۵- ملتان ڈویژن

۱- سو فیصدی ادا کرنے والی مجالس :- چک ۴۸ سر شمیر روڈ - لائلپور - چک ۲۱۹ گنڈا سنگھ
۲- بجٹ سے کم 〃 〃 :- کوٹ سلطان - چک ۱۲۱ گوکھووال - چک ۶ کھیم سنگھ -
۳- بغیر بجٹ 〃 〃 :- ربوہ - چک ۴۰ گ ب - لودھراں -
۴- نادہند مجالس :- جھنگ شہر - جھنگ صدر - چنیوٹ - احمد نگر - ڈاور - بگی - نوشہرکوٹ
چک ۴۹۷ - جیل بھٹیاں - گھوڑی والہ - چاہ کوروالہ - ٹھٹھہ سندرانہ - لالیاں - چاہ ملٹیانہ -
چک بھرہ - چک ۵۰ گ ب - چک ۵۶ گ ب - چک ۱۰۹ نرائن گڑھ - چک ۲۴۵ کرتار پور -
چک ۵۶۵ گ ب - گوجرہ - چک ۲۳۲ دھنی دیو - چک ۳۳۴ دھیرکے - چک ۸۸ حیانہ -
جڑانوالہ - چک ۸۹ دتی - چک ۹۶ صریح - چک ۱۱۲ گ ب - چک ۱۹۵ اجنیانوالہ -
چک ۵۵۹ احمد آباد - چک ۲۷ کلاں - سمندری - چک ۴۸۵/۲ ٹکڑا - چک ۲۷۶ گوکھووال -
چک ۳۱۲ کتھووالی - چک ۲۱۹ ملوشیاں - چک ۶۸ لیلاں - چک ۶۷ سنتوکھ گڑھ - چک ۵۶ گھیالہ -
چک ۵ سکھیالہ - چک ۳۶ ج ب - چک ۲۷۸ شیرکا - چک ۳۶ گ ب - چک ۱۹۴ لاٹھیانوالہ -
چک ۶۴۶ ٹھیٹھ کالو - چک ۶۹ گھسیٹ پورہ - چک ۴۵۲ گ ب - چک ۲۹۷ ج ب - چک ۲۰۹
لودھی ننگل - چک ۳۴۳ کلیانپور - چک ۲۹۵ پیریانوالہ - چک ۳۰۶ گ ب - چک ۳۵۴ قادر آباد -
چک ۵۲۸ مانوپور - چک ۲۴۱ گ ب - چک ۲۵۶ گ ب - چک ۳۸۸ گ ب - چک ۴۶۹ گ ب -
چک ۳۰۰ ج ب - چک ۲۶۶ کھرڑیانوالہ - چک ۶۱ بیریانوالہ - چک ۷۶۴ جلیانوالہ - چک ۸۴ گ ب
چک ۸۶ ج ب - چک ۹۴ ج ب - چک ۹۱-۶۰ ج ب - چک ۱۰۹ روڈہ - چک ۲۸۷ پیلاسور -
چک ۲۹۶ جھالپور - چک ۲۰۰ - چک ۹۶ ج ب - چک ۶۱ اودووالی - منٹگمری - اوکاڑہ -
عارف والہ - حویلی لکھا - چک ۵۵/۲-L - چک ۵۴۲ ای بی - چک ۶/۱۱-L - صدر گوگیرہ - چک ۳۰/۱۱
چک ۲۶۳ - پاکپتن - ملتان شہر - ملتان چھاؤنی - خانیوال - بوریوالہ - دنیا پور - چک ۹۱ محمود آباد
چک ۳۴۵ ای بی - چک ۵ درکھانہ - حسن پور - جلہ ارائیں - چاہ احمدیہ والہ - بھابھیاں -
چاہ بھاگو والہ - موضع نیل کوٹ - چک ۳۶۶/W.B.13 - چاہ جیون سنگھ - علی پور - کبیروالہ -
چک ۲۳/W.B - دہاڑی - پنڈی دیوا سنگھ - چک ۱۷/۱۰-R چک ۳۴۴ ای بی - چک ۱۴۳ ایلیسی

۶- بہاولپور ڈویژن

۱- سو فیصدی ادا کرنے والی مجالس :- ×
۲- بجٹ سے کم 〃 〃 :- لیاقت پور
۳- بغیر بجٹ 〃 〃 :- اوچ شریف - بہاولنگر - خانپور -
۴- نادہند مجالس :- مظفرگڑھ - لیہ - علی پور گھلواں - بیٹ قائم شاہ - شہر سلطان - تونسہ - براج کالونی
چک ۹۳ ٹی ڈی اے - جتوئی - ڈیرہ غازیخاں - کوٹ قیصرانی - بستی رنداں - بستی مندرانی -
بستی سرہانی - شادن لنڈ - گل گھوٹو - چاہ اسماعیل والہ - بیٹ جیون والہ - بہاولپور -
حاصل پور - چک ۴۸ الف - چک ۱۶۰ مراد - چک ۱۸۳ مراد - چک ۱۶۹ مراد - احمد پور شرقیہ -
چک ۱۴۱ مراد - چک ۹ فورڈواہ - چک ۱۶۱ مراد - چک ۱۶۸ مراد - چک ۲۲۳/۹-R - چک ۱۹۹/۷-R
چک ۱۸۴/۷-R - چک ۱۶۶/۷-R - چک ۹۳/۶-R - چک ۱۰۲/۶-R - چک ۱۹۱/۷-R - چک ۵۵/۷-R - چک ۱۶۰/۷-R
چک ۳۲۷/HR - چک ۱۰۳/۶-R - چک ۲۱۳/۹-R - فورٹ عباس - رحیم یار خان - جھول بستی بابا بھنڈا
چک ۶۵/P - چک ۱۰۶/P - چک ۳۰/W.P - چک ۴۷/P - چک ۱۳۰/P - چک ۱۷/P - چک ۳۵/P - چک ۴۹/۷-R

۷- خیرپور ڈویژن

۱- سو فیصدی ادا کرنے والی مجالس :- حیدر آباد - انور آباد - کنڈیارو - مودو - چک ۲۱ دوہور
۲- بجٹ سے کم 〃 〃 :- کرنڈی - سکھر -
۳- بغیر بجٹ 〃 〃 :- روہڑی - نواب شاہ -
۴- نادہند مجالس :- گوٹھ نتھے خان - گوٹھ چوہدری علی محمد - گوٹھ چوہدری شاہ محمد - شکار پور -

بیکب آباد ۔ لاڑکانہ ۔ باڈہ ۔ باندھی ۔ گوٹھ نور محمد ۔ گوٹھ شاہ دین ۔ گوٹھ امام بخش ۔ کوٹ مولا بخش ۔ قمر آباد ۔ گوٹھ چوہدری محمد اکرم ۔ طالب آباد ۔ دریا خان مری ۔ قاضی احمد ۔ گوٹھ سردار محمد ۔ گوٹھ رحمت علی ۔

۸ ۔ حیدر آباد ڈویژن

۱ ۔ سو فیصدی ادا کرنے والی مجالس :۔ ×
۲ ۔ بجٹ سے کم 〃 〃 :۔ نور نگر فارم ۔ کریم نگر ۔
۳ ۔ بغیر بجٹ 〃 〃 :۔ حیدر آباد ۔ دادو ۔
۴ ۔ نادہندہ مجالس :۔ بدین ۔ نواں کوٹ احمدیاں ۔ جھنبڑ ۔ بشیر آباد اسٹیٹ ۔ ظفر آباد لونکا ۔ ظفر آباد لابینی ۔ کوٹ احمدیاں ۔ سیجر جاہنگ ۔ سانگھڑ ۔ رادھن ۔ جوہی نبی سرووڈ میرپور خاص ۔ حیمس آباد ۔ چک ۲۷۰ الف ۔ ڈگری ۔ نوکوٹ شہر ۔ نصرت آباد اسٹیٹ ۔ محمد آباد اسٹیٹ ۔ احمد آباد اسٹیٹ ۔ کوٹ عبد اللہ ۔ کنری ۔ ناصر آباد اسٹیٹ ۔ محمود آباد اسٹیٹ ۔ چک ۱۵۱ ۔ چک ۱۹۵ ۔

۹ ۔ کراچی ڈویژن

۱ ۔ سو فیصدی ادا کرنے والی مجالس :۔ ×
۲ ۔ بجٹ سے کم 〃 〃 :۔ کراچی
۳ ۔ بغیر بجٹ 〃 〃 :۔ ڈرگ روڈ
۴ ۔ نادہندہ مجالس :۔ مالیر کینٹ ۔

۱۰ ۔ کوئٹہ ڈویژن

بغیر بجٹ ادا کرنے والی مجالس ... کوئٹہ

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال با اختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن موضع ڈب کالا تحصیل شورکوٹ

مدعیان ولد احمد ۔ سلطان محمود ولد نصرت ۔ غلام محمد ۔ نور خان ۔ امیر داد خاں پسران مراد قوم ڈب سکنہ چک نمبر ۱۰ تحصیل جھنگ بنام جیون داس ۔ رام چند پسران گنگا رام ۔ راجپت رائے جواہری رام ۔ سرداری لال ۔ پسران لدھا رام ۔ حکم چند ولد بیلا رام ۔ ہنسراج ۔ جگدیش چند ۔ رام لال پسران سنت لال ولد لدھا رام ۔ پوکھر داس ۔ لال چند پسران کولھا رام ۔ لاکھی رام ۔ آسا رام پسران کرم چند ۔ غیر مسلم حال بھارت ۔

درخواست فک الرہن کھاتہ نمبر ۲۶ کا ۳/۴ حصہ بقدر ۵ کنال ۹ مرلہ ۔ کھاتہ نمبر ۲۵ کا ۱/۲ حصہ بقدر ۲۴ کنال ۱۴ مرلہ ۔ کھاتہ نمبر ۲۷ کا ۱/۲ حصہ بقدر ۱۱ کنال ۱۱ مرلہ ۔ کل اراضی تعدادی ۱۵ کنال ۱۸ مرلہ ۔

مندرجہ بالا میں جیون داس وغیرہ غیر مسلم فریق دوئم ہیں ۔ جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں ۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے ۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۳/۹/۵۹ حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی ۔

آج مورخہ ۱۴/۲/۵۹ یہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا ۔

(دستخط) **صاحب سپیشل کلکٹر جھنگ** (مہر عدالت)

درخواستہائے دعا

۱ ۔ میری بھانجی خاور سلطانہ بنت ملک بشیر الحق صاحب صدر بازار لاہور بیمار ہے ۔ گو پہلے کی نسبت افاقہ ہے لیکن تاحال پوری طرح آرام نہیں آیا ۔ احباب سے درخواست ہے کہ بچی کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے دعا کریں ۔
شیخ شمس الحق (الیکٹرن پرفیومری کمپنی) ربوہ

۲ ۔ خاکسارہ دل کی تکلیف کیوجہ سے بیمار رہتی ہے ۔ بزرگان سلسلہ میری کامل صحت کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور بہتر سامان پیدا کر دے آمین ۔ (سیدہ اقبال بیگم معلمہ نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ)

پاکستان ایئر فورس میں کمیشن

(۱) Maintenance Technical برانچ کے لئے تعلیم مکینیکل و الیکٹریکل انجینئرنگ یا ایم ۔ ایس سی (فزکس) یا بی ۔ ایس سی (فزکس و ریاضی) یا بی ۔ ایس سی (کیمسٹری و ریاضی)
(۲) Maintenance Equipment برانچ کے لئے سیکنڈ کلاس ڈگری ۔
(۳) Administrative برانچ کیلئے تعلیمی شرط بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی ۔
(۴) Account برانچ کے لئے بی کام یا بی اے بینکنگ میں تجربہ رکھتے ہوں ۔ عمر ۱/۹/۵۹ کو ۱۷½ تا ۳۰ ۔

طریق انتخاب :۔ دفتر بھرتی میں ابتدائی انٹرویو ۔ اس کیلئے آخری تاریخ ۲۵/۲/۵۹ ۔ موزوں امیدواران کا امتحان انٹر سروسز سیلکشن بورڈ کے سامنے کوہاٹ و ڈھاکہ میں کامیاب امیدواران کا میڈیکل بورڈ ۔ آخری فیصلہ انتخاب ایئر ہیڈ کوارٹر سے (پاکستان ٹائمز ۱۲/۲/۵۹)

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

نوٹس

ملتان ڈویژن میں چیزیں فروخت کرنے اور کھانے وغیرہ کا انتظام کرنے کے مندرجہ ذیل خالی ٹھیکوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں ۔ یہ درخواستیں اس دفتر میں بصیغہ رجسٹری ۵ مارچ ۱۹۵۹ء تک پہنچ جانی چاہئیں ۔ صرف اہلیت رکھنے والے وہی اشخاص یا فرمیں درخواستیں پیش کریں ۔

(۱) جو کھانے وغیرہ کے انتظام سے منسلک رہے ہوں ۔

(ب) جو اس امر کی تسلی بخش شہادت پیش کر سکتے ہوں کہ وہ مسافروں کو آرام پہنچانے اور پوری مہارت کے ساتھ ان کی خدمت کرنے کا مال اور دوسرے ضروری وسائل سے بہرہ یاب ہوں ۔

(ج) جو اس بات کا ذمہ اٹھا سکیں کہ وہ خود اپنے انتظامی عملے کے ذریعہ کام کو انجام دیں گے اور ٹھیکے کو نفع اندوزی کے پیش نظر کسی اور کے حوالے کرنے کے بجائے درمیانی واسطے کے طور پر کام نہیں کریں گے

یا

(د) جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کسی اور اسٹیشن پر اس واضح سمجھوتے کی بناء پر کھانے وغیرہ کے ٹھیکے کا کام کر رہے ہوں ۔ کہ انہیں اس قسم کے ٹھیکے ملنے پر موجودہ ٹھیکوں سے دستبردار ہونا پڑے گا ۔

نوٹ :۔ ایسی صورت میں کہ درخواست کسی فرم یا کمپنی کی طرف سے پیش کی جائے ۔ اس کمپنی یا فرم کا رجسٹرار آف فرمز ، پنجاب لاہور کے ہاں رجسٹرڈ شدہ ہونا ضروری ہے ۔ ایسی صورت میں رجسٹرار آف فرمز ، پنجاب لاہور کی طرف سے جاری کردہ پارٹنرشپ ڈیڈ فارم " اے " اور رجسٹریشن فارم " سی " کی مصدقہ نقول بھی درخواست کے ہمراہ پیش کرنی ہوں گی ۔

(۲) خواہ درخواست کسی ایک فرد کی طرف سے ہو یا مجموعی طور پر کئی حصہ داروں کی طرف سے ۔ بہر صورت درخواست دہندہ کے والد کا نام بھی درج ہونا ضروری ہے ۔

(۳) درخواست کے ہمراہ پیشے ، پہلے کے حالات کوائف اور اچھے چال چلن کے متعلق کسی مجسٹریٹ درجہ اول کی اصل سند یا اس کی مصدقہ نقول بھی آنی چاہئیں ۔

نام اسٹیشن	ٹھیکے کی تفصیل
۱ ۔ لیہ	مسلم طرز کا کھانے کا کمرہ
۲ ۔ ڈیرہ دین پناہ	ان میں سے ہر اسٹیشن پر روڈ ریفریشمنٹ پھل ۔ مٹھائی ۔ گوشت چائے اور سرد مشروبات بیچنے کا ٹھیکہ
۳ ۔ دریا خاں	〃
۴ ۔ جھبہ عباسیاں	〃
۵ ۔ منڈی بورے والا	〃

(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

فقہ اسلامی اور تصوف پر دو قابلِ قدر مقالے

مجلسِ عربی تعلیم الاسلام کالج کا ایک خصوصی اجلاس

ربوہ ۲۲ر فروری - کل شام مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج کے ایک اجلاس میں جو مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ دو نہایت قابلِ قدر مقالے پڑھے گئے

پہلا مقالہ "فقہ اسلامی" کے موضوع پر تھا۔ جو مکرم جناب ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ نے پڑھا اور دوسرے مقالے میں کرم عبدالحی صاحب شاہد نے "تصوف اور اسلام" کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ مکرم ملک صاحب موصوف نے اپنے مقالے میں اختصار کے ساتھ فقہ اسلامی کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ دین اُس نظریۂ حیات کا نام ہے جسے اسلام نے دیا ہے۔ اور شریعت اس نظریہ کو اپنانے اور اس تک پہنچنے کا راستہ ہے۔ اور فقہ اس راستہ کی بعض تفصیلات کو کہا جاتا ہے۔ فقہ میں عبادات اخلاقی تعلیمات اور قانون تینوں شامل ہیں لیکن اس کا خالصۃً قانونی حصہ بھی سراسر اخلاق پر ہی مبنی ہے۔ کیونکہ اسلام اس حقیقت کا سب سے بڑا علمبردار ہے کہ قانون اخلاق سے پیدا ہوتا ہے۔ قانون سے اخلاق پیدا نہیں ہوتے۔ آپ نے مقالہ میں اس امر کو بھی واضح فرمایا کہ فقہ میں جمود کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آجکل کا معاشرہ اُن اخلاق کا حامل نہیں جو اسلامی قانون کی بنیاد ہیں۔ آپ نے ان اصول پر بھی روشنی ڈالی جو اسلامی احکام کی بنیاد ہیں۔ نیز یہ بتانے کے بعد کہ فقہ کے دو بنیادی ماخذ قرآن کریم اور احادیث نبوی ہیں۔ اسی ضمن میں آپ نے اجماع اور قیاس کی بھی وضاحت کی۔ اور فقہ کے مختلف مکاتیبِ خیال اور کتب فقہ کی تفاصیل ... اور ان کی جامعیت کی طرف بھی اشارہ کیا۔

مکرم عبدالحی صاحب نے اپنے مقالہ میں تصوف کی تاریخ اور اس کے ارتقائی مدارج پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ ابتدائی چند صدیوں کے بعد جب مرورِ زمانہ کے باعث شریعت کی اصل روح اور اس کے مقاصد یعنی تقرب الی اللہ صفائی باطن اور تزکیۂ نفس کی طرف سے بالعموم غفلت برتی جانے لگی۔ اور شریعت پر ظاہری عمل کو ہی کافی سمجھا جانے لگا تو اس دور میں ردِّ عمل کے طور پر ایک ایسے طبقے کا وجود عمل میں آیا جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ اور دورِ اول کے علماء کی پیروی میں اپنی زندگیوں کو حقیقی اسلام میں ڈھالنے کا تہیہ کیا۔ اور شریعت کی حقیقی روح کو لوگوں کے اندر پیدا کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ یہ لوگ اپنی افتادِ طبع اور انفرادی رجحان کی بناء پر عزلت پسند اور گوشہ نشین واقع ہوئے تھے اور دوسروں سے امتیازی رنگ میں تقویٰ خشوع وخضوع توکل و فکر میں بڑھے ہوئے تھے اور عبادت میں خاص ذوق رکھتے تھے۔ انہوں نے اصلاح خلق کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ اور ہر وقت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تبلیغ میں ہی مصروف رہنے لگے۔ ان کی آواز وقت کی آواز تھی۔ ان کے دل خلوص سے معمور تھے اس لئے جلد ہی وہ مرجع خلائق بن گئے یہی لوگ تھے جو آگے چل کر تیسری صدی کے آخر میں صوفی کہلائے۔ تصوف کے ماخذ قرآن کریم اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔ متقدمین صوفیا قرآن اور سنت نبوی سے ایک قدم بھی باہر نہیں نکلتے تھے۔ اس لحاظ سے اصل تصوف کو موجودہ بدعتوں سے جو بہت بعد کے زمانے کی پیداوار ہیں۔ کوئی علاقہ یا واسطہ نہ تھا۔ بعد میں مرورِ زمانہ کے باعث یہ مسلک پیچیدہ ہوتا چلا گیا اور عجیب وغریب ریاضتیں اور وجدان کو صیقل کرنے کے لئے غیر اسلامی نوعیت کے خارجی سہارے اختیار کئے جانے لگے۔ جس کی وجہ سے اس نے کچھ اور ہی صورت اختیار کر لی اور شریعت وطریقت کا اختلاف اور رہبانیت کی طرف رجحان کے مباحث سر اٹھانے لگے ورنہ فی الاصل اپنی ابتدائی شکل میں تصوف کی تحریک احیائے شریعت و احیائے سنت کی ایک مستحسن اور کامیاب کوشش تھی۔ آپ نے مقالہ میں یورپی مستشرقین کے اس اعتراض کی پُر زور تردید کی کہ تصوف کی ابتدائی تحریک نصرانی یونانی اور ہندو مذاہب کی نقل تھی۔ اس ضمن میں آپ نے اکابر صوفیا میں سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے اقوال پیش کر کے ثابت کیا کہ تصوف کا ماخذ قرآن کریم اور سنت نبوی ہی تھے

ہر دو مقالہ جات کے بعد سوالات کی بھی اجازت دی گئی۔ چنانچہ فاضل مقالہ نویس صاحبان نے سوالات کے مدلل جواب دے کر زیر بحث موضوعات پر مزید روشنی ڈالی۔ جو سامعین کے لئے اور بھی زیادہ استفادہ کا موجب ہوئی۔

"تمام علوم وفنون کی تعلیم اردو میں ہونی چاہیئے"

اردو کانفرنس میں ڈاکٹر مولوی عبدالحق کا صدارتی خطبہ

لاہور ۲۳ر فروری۔ ڈاکٹر مولوی عبدالحق نے اورنٹیل کالج میں خطبۂ صدارت کے دوران کل تیسرے پہر اردو یونیورسٹی کے قیام کا مطالبہ کیا اور کہا کہ اردو زبان کی صلاحیتیں بے پایاں ہیں۔ اس میں ترقی اور توسیع کی گنجائش ہے۔ اور بین الاقوامی زبان بننے کی اہلیت رکھتی ہے۔ آپ نے اس یقین کا اظہار کیا کہ اردو یونیورسٹی ہماری قومی زبان، تہذیب اور ہمارے تصورات کی صحیح ترجمانی اور نمائندگی کرے گی اور اسے علم وتحقیق کا مرکز بنا کر ہم یہ کہنے کے قابل ہو سکیں گے کہ ہم نے حلقۂ غلامی سے نکل کر آزادی کی سرحد میں قدم رکھا ہے۔

ازیں پیشتر مسٹر اختر حسین گورنر مغربی پاکستان نے خطبۂ افتتاحیہ میں یہ امید ظاہر کی کہ اردو کانفرنس زبان کے مناسب مقام کے متعلق جو مفید اور قابلِ عمل تجاویز مرتب کرے گی وہ قومی تعلیمی کمیشن کے لئے کارآمد ثابت ہوں گی۔

اورنٹیل کالج میں اردو کانفرنس کل تین بجے شروع ہوئی۔ ایک سو سے زائد مندوبین نے اس میں شرکت کی۔ مسٹر اختر حسین گورنر مغربی پاکستان نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے حکومت پاکستان کے مؤقف کا ذکر کیا اور کہا کہ اس کے نزدیک پاکستان کی قومی زبانوں کی ترقی کی اہمیت ملک کی ترقی کے کسی دوسرے منصوبے سے کم نہیں۔ اور وحدتِ فکر وعمل کے لئے اہل قلم کی مساعی اربابِ نظم ونسق کی جد وجہد سے کچھ کم وقعت نہیں رکھتی ہیں۔